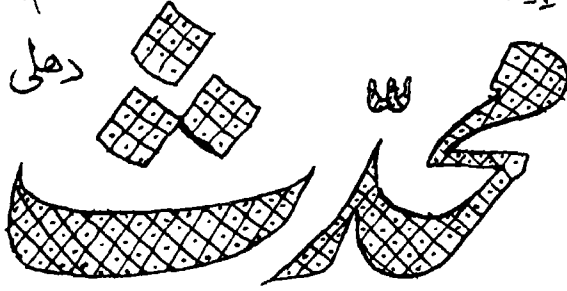


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



جلد ۱ مابولانی ۱۹۳۷ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ نمبر ۳

مناشبات

پچھلے دنوں مالکِ اسلامیہ کے مشہور مقام، مصر کی یونیورسٹی "جامع ازہر" کے چند محترم علماء جو سیاحت کی غرض سے ہندوستان آئے تھے اور جنہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کی سیاسی و تمدنی، علمی و عملی، معاشی و اقتصادی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر، آزادی کی ولولہ انگیز ہواؤں اور پرکھت فضاؤں میں پرورش پاتے والے دل و دماغ سے گہری نگاہیں ڈالیں۔ جو ہندوستان کے مشہور مقامات میں پھرتے، اور اس کی بڑی بڑی درسگاہوں کا معائنہ کرتے ہوئے ۳ جنوری ۱۹۳۷ء کو دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں بھی تشریف لائے تھے۔ اب اپنے وطن "مصر" کو واپس پہنچ چکے ہیں۔ ہندوستان کی سیاحت نے ان مدبرین کے دل و دماغ پر کیا نقوش قائم کئے، اس کی مفصل کیفیت تو ان کی اس رپورٹ سے معلوم ہوگی، جو وہ باقاعدہ طور پر حکام جامع ازہر کے سامنے پیش کریں گے لیکن سرمد جو ایک سرسری بیان رہیں و قدرے ایک عربی اخبار کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں دیا ہے وہ ہندوستان کے غیر نمند اور حاس مسلمانوں کے لئے بے حد عبرت انگیز اور سبق آموز ہے۔

آپ نے ہندوستان میں مسلمانوں کے جوش و تپاک، اور ان کی غیر معمولی مہمان نوازی کی تعریف کرنے کے بعد فرمایا:۔

ہندوستان کا دورہ کرنے کے بعد ہم جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ وہاں اختلافات و نزاعات کی بھرمار ہے جس کا سلسلہ غالباً کبھی نہ ختم ہوگا۔ ہندوستان کے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں اختلاف ہے